سہ ماہی خبرنامہ

وفاقی ٹیکس محتسب

سہ ماہی خبرنامہ
جنوری-مارچ 2022ء
جلد 04، شمارہ 03

اس شمارے میں

”مجھے بے حد خوشی ہے کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ ایک جذبہ خدمت کے تحت ٹیکس گزاروں کے مسائل حل کر رہا ہے“

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کا ایوانِ صدر میں
ایف ٹی او کے زیرِ انتظام منعقدہ ٹیکس آگاہی سیمینار سے خطاب

28 فروری 2022ء کو ایوانِ صدر میں ایک ٹیکس آگاہی سیمینار منعقد کیا گیا۔ صدرِ مملکت ڈاکٹر عارف علوی مہمان خصوصی تھے۔

(مزید تفصیلات صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں)

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے سوزوکی کار کے خریداروں کو ناجائز ٹیکس سے بچا لیا، ایف بی آر نے سیلز ٹیکس میں 5 فیصد کمی کا فائدہ صارفین کو پہنچانے سے انکار کر دیا تھا۔ (تفصیلات صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

”انصاف حاصل کرنے کیلئے میرے صرف دو منٹ خرچ ہوئے“

آن لائن درخواست دینے سے مجھے انصاف مل گیا: مریم احمد

(تفصیلات صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

ایف بی آر میں 2012ء سے زیر التواء درخواست پر عملدرآمد کرنے کا حکم

شکایت کنندہ ایف بی آر اور ممبران لینڈ ریونیو آپریشنز سے رابطے میں رہا۔ 4 خطوط بھی لکھے۔ اسکے باوجود عملدرآمد نہ کیا گیا (تفصیلات صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

وفاقی ٹیکس محتسب کی پہلی سہ ماہی (جنوری تا مارچ 2022ء) کی کارکردگی کا جائزہ

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایف بی آر کے حکام کی بدانتظامی کے خلاف جنوری، فروری اور مارچ 2022ء کے تین مہینوں میں ٹیکس دہندگان کی 899 شکایات کا ازالہ کیا (تفصیلات صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

ڈیلی ویجز ملازمین کی تنخواہوں سے اضافی ودہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی روکنے کا حکم

وفاقی ٹیکس محتسب عزت مآب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ڈیلی ویجز ملازمین کے چھ لاکھ روپے سے کم کے ہر چیک پر 10 فیصد (برائے فائلرز) اور 20 فیصد (برائے نان فائلرز) ٹیکس کی کٹوتی کو خلاف قانون قرار دیدیا۔ (تفصیلات صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

”مجھے وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں“

میں حیران ہوں کہ فالو اپ لیا نہ چکر لگائے۔ ایک پائی تک خرچ نہ ہوئی۔ ایک درخواست بھیجی تھی جس پر تین مہینے کے اندر اندر کام ہو گیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ خود ہمارا کام کرتا رہا۔ (تفصیلات صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

پیٹرن انچیف: ڈاکٹر آصف محمود جاہ (بلال امتیاز) (ستارہ امتیاز) | ایڈیٹرز: ثروت طاہرہ حبیب، صہیب مرغوب | ایڈیٹوریل بورڈ: زوئنا علی پاشا، دانش بخاری | ڈیزائنر: محمد مشتاق

فون: 051-9212437 / 042-99202454
ای میل: media@fto.gov.pk ویب سائٹ: www.fto.gov.pk
سماجی رابطوں پر ہماری ویب سائٹس
FTO | taxombudsman | ftopakistan

ٹیکس انتظامیہ کے خلاف شکایات پر بروقت کارروائی۔ فوری، بلا تاخیر انصاف آپ کی دہلیز پر

بد دیانتی

بلا وجہ نوٹس

ٹیکس سے متعلقہ شکایات

امتیازی عمل

ٹیکس انتظامیہ کی بد انتظامی

تساہل کا خاتمہ

رابطہ/رجسٹریشن شکایات

☒ تحریری شکایات ☐ ایف ٹی او پورٹل ☐ موبائل ایپ ☐ واٹس ایپ

وفاقی ٹیکس محتسب سیکرٹریٹ ہیڈ کوارٹر، A-5 کانسٹیٹیوشن ایونیو، اسلام آباد
ٹیلی فون: 051-9217767 / 051-9212316، فیکس: 051-9205333، ای میل: info@fto.gov.pk، ویب سائٹ: www.fto.gv.pk

ریجنل آفس کراچی	ریجنل آفس لاہور	ریجنل آفس پشاور	ریجنل آفس فیصل آباد
8 فلور نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ بلڈنگ، عباسی شہید روڈ، کراچی۔ فون: 021-99225059 فیکس: 021-99225058 ای میل: ftokhi@fto.gov.pk	بنگلہ نمبر A-186، اسکاؤچ کارنر، اپر مال، لاہور فون: 042-99201894 فیکس: 042-99201893 ای میل: ftolhr@fto.gov.pk	ہاؤس نمبر 9-A/B/2، پرانی جمرود لائن روڈ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور۔ فون: 091-9224200 فیکس: 091-9224201 ای میل: adminpwr@fto.gov.pk	مکان نمبر 35، کینال پارک ایسٹ کینال روڈ، فیصل آباد۔ فون: 041-9230241 فیکس: 041-9230244 ای میل: ftofaisalabad@gmail.com
ریجنل آفس ملتان	**ریجنل آفس گوجرانوالہ**	**ریجنل آفس سیالکوٹ**	**ریجنل آفس سرگودھا**
مکان نمبر A-98، ابراہیم ایونیو، گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-9210348 فیکس: 061-9210349 ای میل: ftomultan@gmail.com	مکان 68، کلائی مکس ٹاؤن، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون: 055-9330590 فیکس: 055-9330589 ای میل: fto.gwl@gmail.com	سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، پارس روڈ سیالکوٹ، فون: 051-42737999 ای میل: ftoskt@gmail.com	مکان نمبر 62/72 پیر محمد کالونی یونیورسٹی روڈ، سرگودھا فون: 048-9330147
ریجنل آفس سکھر		**ریجنل آفس ایبٹ آباد**	
بنگلہ نمبر 32، سکھر کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، سکھر ٹیلی فون: 071-5825222		مکان نمبر 01، گلی نمبر 01، موسیٰ زئی کالونی، ایبٹ آباد ٹیلی فون: 0992-920200	

وفاقی ٹیکس محتسب کا پیغام

قارئین کرام!

وفاقی ٹیکس محتسب کا رواں برس میں پہلا سہ ماہی نیوز لیٹر آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس شمارے میں سال 2022ء کے پہلے تین ماہ میں ایف ٹی او کی کارکردگی کی تفصیلات بھی پیش کی گئی ہیں۔

گذشتہ سال 29 ستمبر 2021ء کو میں نے ایف ٹی او کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد ادارے کو فعال، مضبوط اور متحرک بنانے کے لیے تگ و دو شروع کی۔ سال 2021ء کے آخری تین مہینوں میں عوام الناس میں وفاقی ٹیکس محتسب کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کے لیے زبردست مہم شروع کی گئی جس کے تحت ایوان ہائے صنعت وتجارت، ٹیکس افسران، وکلاء کی تنظیموں اور تجارتی نمائندوں کے ساتھ متعدد اجلاس منعقد کیے۔ جن میں ٹیکس دہندگان کو اس ایف ٹی او کے ادارے کی اہمیت و افادیت کے بارے میں تفصیلاً بتایا گیا۔

میں نے بذاتِ خود اور اپنے مشیروں کے ہمراہ ملک کے مختلف شہروں میں جا کر آگاہی سیمیناروں کا انعقاد کیا۔ ان اجلاسوں میں تجارتی تنظیموں کے عہدیداران، ایوان ہائے صنعت و تجارت کے نمائندوں اور وکلاء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ایف ٹی او کے تحت مشاورتی کمیٹیوں میں سنجیدہ اور پڑھے لکھے افراد، وکلاء، سینئر ریٹائرڈ ٹیکس افسران اور ہر طبقے سے نمائندہ افراد کو شامل کیا گیا۔ مشاورتی کمیٹیوں کے باقاعدہ اجلاس منعقد کرائے گئے جن میں ادارے کی کارکردگی کو بہتر اور تیز تر بنانے کے لیے متعدد تجاویز پیش کی گئیں۔ اکثر تجاویز پر عمل درآمد بھی کروایا گیا۔

وفاقی ٹیکس محتسب (ایف ٹی او) کے مرکزی اور علاقائی دفاتر میں اعزازی مشیروں کا تقرر کیا گیا جن کے ذریعے ٹیکس دہندگان سے رابطہ قائم کرنا نسبتاً آسان ہوگیا۔ صدرِ پاکستان ڈاکٹر عارف علوی کی ہدایات کی روشنی میں ادارے کو مکمل طور پر یعنی سو فیصد Digitalize کر دیا گیا۔ نیا ایف ٹی او پورٹل، نئی موبائل ایپ اور کوڈ 9386 متعارف کروائے گئے۔ ان اقدامات کی بدولت اب وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے سے عام شہری کے علم میں اضافہ اور اس تک رسائی آسان تر ہوگئی ہے۔ شکایات کے فوری ازالے اور انصاف کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے چار شہروں (سرگودھا، سیالکوٹ، سکھر اور ایبٹ آباد) میں نئے علاقائی دفاتر کھولے گئے۔ ملک کے ہوائی اڈوں اور 02 بارڈر سٹیشنز پر وفاقی ٹیکس محتسب کے سہولت

ڈیسک بنائے گئے۔ اس سال لاہور اور اسلام آباد میں صدر پاکستان ڈاکٹر عارف علوی کی سربراہی میں ہونے والے آگاہی سیمیناروں میں اہم کاروباری افراد، ٹیکس دہندگان اور دوسرے شعبوں کی نمایاں شخصیات نے شرکت کی۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے بارے میں مزید آگاہی پیدا کرنے کے لیے ماہانہ نیوز لیٹر شائع کیا جا رہا ہے۔ مارچ کا سہ ماہی نیوز لیٹر کئی تبدیلیوں کے ساتھ آپ کے سامنے ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کا یوٹیوب چینل بھی ایف ٹی او کے قانونی مشیر الماس علی جونیجو کی زیرِ نگرانی آگاہی مہم کا اہم حصہ بن چکا ہے۔ اس میں مشیروں اور دیگر اہم متعلقہ افراد کے انٹرویوز پیش کیے جا رہے ہیں۔ ایف ٹی او کے فیصلوں کے ذریعے ریلیف پانے والے شکایات کنندگان کی آراء بھی ایف ٹی او ٹی وی پر بروقت عوام کے سامنے پیش کر دی جاتی ہیں۔ یہ چینل عوام الناس میں تیزی سے مقبول ہو رہا ہے۔ ناظرین کی بڑھتی ہوئی تعداد اس کی مقبولیت کی غماز ہے۔

ٹیکس دہندگان کو فوری ریلیف پہنچانے کے لیے ایف ٹی او آرڈیننس کی شق 33 کا بھی حسبِ ضرورت استعمال کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کے مسائل دو ماہ کی بجائے چند دنوں میں، بلکہ چند گھنٹوں میں حل کیے جا رہے ہیں۔ صدرِ پاکستان ڈاکٹر عارف علوی کی رہنمائی میں وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ ٹیکس دہندگان کی مشکلات کے حل اور خوشگوار ٹیکس کلچر پیدا کرنے کے لیے اپنا فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ انشاء اللہ، ٹیکس دہندگان کے لیے مزید آسانیاں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے جائز مسائل کے فوری حل کے لیے ایف ٹی او اپنا بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

آصف جاہ

ڈاکٹر آصف محمود جاہ
(ہلال امتیاز) (ستارہ امتیاز)
وفاقی ٹیکس محتسب

شکایات پر عملدرآمد کا طریقہ کار

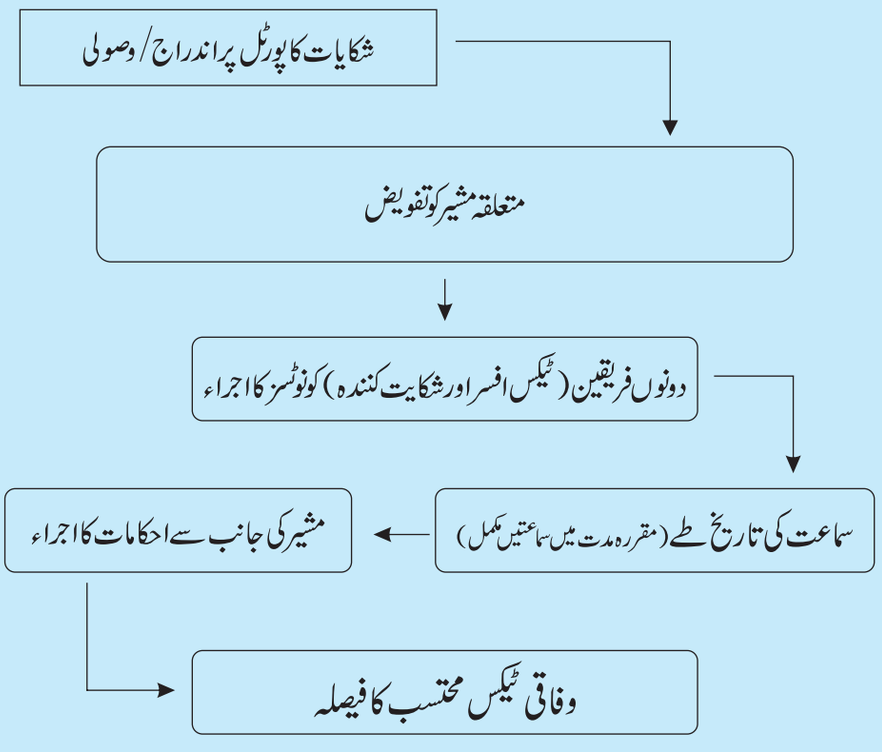

''ایف بی آر ہر ٹیکس دہندہ کو مسئلہ حل کرانے کیلئے وفاقی ٹیکس محتسب سے آگاہ کرے''

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کا ایوانِ صدر میں ایف ٹی او کے زیرِ انتظام منعقدہ ٹیکس آگاہی سیمینار سے خطاب

28 فروری 2022ء کو ایوانِ صدر میں ٹیکس آگاہی سے متعلق ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ صدرِ مملکت ڈاکٹر عارف علوی مہمان خصوصی تھے۔ میزبانی کے فرائض الماس علی جوندہ (مشیر لیگل) نے ادا کیے۔ تقریب میں وفاقی ٹیکس محتسب (ایف ٹی او) کی خصوصی ایپ کے افتتاح کے علاوہ ادارے کے کارکنان وافسران میں اعلیٰ کارکردگی پر ایوارڈ بھی تقسیم کیے گئے۔

سیمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، سیمینار کے میزبان الماس علی جوندہ نے نعت رسول مقبولؐ کے چند اشعار پڑھنے کے بعد وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو خطاب کی دعوت دی۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنا قیمتی وقت نکالنے پر سیمینار کے شرکاء کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ

''میں صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کا بے حد مشکور ہوں کہ وہ وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے کی ہمیشہ سرپرستی فرماتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً سیمیناروں میں شرکت کرنے سے آپ کی سرپرستی اور رہنمائی کی بدولت یہ ادارہ ٹیکس دہندگان کو فوری، گھر کی دہلیز پر اور بلا معاوضہ انصاف مہیا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ جناب صدر مملکت! میں نے 29 ستمبر 2021ء کو وفاقی ٹیکس محتسب کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی محنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے اس ادارے کو ہر ممکن حد تک فعال اور متحرک بنانے کی کوشش کروں گا اور اس کی ترقی کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤں گا۔ آپ کی ہدایت کے عین مطابق ہم نے پچھلے مہینے میں اس ادارے کو مزید فعال، متحرک بنانے اور ٹیکس دہندگان کے لیے مزید آسانیاں پیدا کرنے کے لیے متعدد کامیاب کوششیں کیں اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو بڑھا کر کارکردگی کو بہتر بنایا، اس طرح یہ ادارہ عوام الناس تک زیادہ سے زیادہ رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ عوام الناس، بالخصوص ٹیکس دہندگان اور وفاقی ٹیکس محتسب میں براہ راست رابطے کے لیے نئی موبائل ایپ، نیا کوڈ 9386 اور ایف ٹی او ٹی وی کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔ تجارتی تنظیموں، ایوان ہائے صنعت وتجارت اور ٹیکس دہندگان سے براہ راست رابطے کے لیے جدید ٹیکنالوجی استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیکس دہندگان اور ان لینڈ ریونیو

صدر مملکت نے ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ نے ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر بہت اچھا کام کیا ہے''

کے افسران کے ساتھ متعدد اجلاس بھی منعقد کیے جا چکے ہیں جن کا مقصد ٹیکس دہندگان کے لیے آسانیاں پیدا کر کے ٹیکس کلچر کو فروغ دینا ہے۔ ان اجلاسوں میں ٹیکس دہندگان کے جائز مسائل کے حل کے لیے جامع لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ ایف ٹی او آرڈیننس کے تحت ایف ٹی او کی مشاورتی کمیٹی کو مزید فعال بنا کر پہلے سے زیادہ اجلاس بلائے گئے۔ ایف ٹی او کے ادارے کو مزید موثر اور عوام دوست بنانے کے لیے کاروباری برادری سے اعزازی مشیران کا تقرر بھی کیا گیا ہے جن کی مدد سے ٹیکس دہندگان کے مسائل کو حل کرنے میں مزید آسانیاں پیدا ہوئی ہیں''۔

''وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس کی شق 33 کا بھی بھرپور استعمال کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ شق کے ذریعے ٹیکس دہندگان کے مسائل 60 دنوں کی بجائے چند دنوں بلکہ گھنٹوں میں بھی حل کیے جا رہے ہیں۔ اس اعتماد کی وجہ سے وفاقی ٹیکس محتسب کے رجسٹرار آفس کو ملنے والی شکایات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ اپنے احکامات پر عمل درآمد بھی کروا رہا ہے۔ یہ بات طمانیت کا باعث ہے کہ پچھلے دنوں جناب صدر مملکت، آپ کی طرف سے ہمارے متعدد فیصلوں کی توثیق کی گئی۔ انشاء اللہ، وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ آپ کی رہنمائی میں ٹیکس دہندگان کے مسائل کے فوری اور بلا معاوضہ حل اور گھر کی دہلیز پر انصاف کی فراہمی کے لیے کوشاں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطاء فرمائے کہ ہم لوگوں کے مسائل حل کریں اور ملک میں ایک خوشگوار ٹیکس ماحول پیدا کریں۔ جناب صدر! آج ہم آپ کے ہاتھوں سے موبائل ایپ کا بھی افتتاح کروائیں گے اس کے ذریعے لوگوں تک رسائی مزید آسان ہو جائے گی۔''

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کے خطاب کے بعد میزبان الماس علی جوندہ نے صدر مملکت عزت مآب ڈاکٹر عارف علوی کو خطاب کی دعوت دی۔ صدرِ مملکت نے کہا کہ

''مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے جب ایک جذبہ خدمت کے تحت لوگوں کے مسائل کو صحیح انداز سے حل کیا جائے۔ میں خود بھی ہمیشہ سے اسی جستجو میں لگا رہا ہوں۔ جب سے پاکستان بنا ہے، تمام ادارے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح بیوروکریسی، حکومت کے دیگر اداروں اور عوام کے درمیان مسائل کھڑے نہ ہوں۔ مسائل کھڑے ہونے کی چار وجوہات ہیں۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ کام بہت زیادہ ہو اور عملہ کم ہو۔ یہ کیفیت آپ عدلیہ میں بھی دیکھتے ہیں، مقدمات کی تعداد زیادہ اور ججز کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے فیصلے بہت تاخیر سے ہوتے ہیں۔ فیصلوں میں تاخیر کی وجہ سے روزانہ متعدد شکایت مجھ تک پہنچتی ہیں۔ ایک مرتبہ پاکستانی نژاد لارڈ میئر آف برمنگھم نے مجھے بتایا کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے مسائل حل ہونے میں بہت وقت لیتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ملک میں

رہنے والے پاکستانیوں کے مسائل حل ہونے میں بھی کافی وقت لیتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام معاملات جلدی حل ہو جائیں۔ پیپلز پارٹی سے سینیٹر بننے والے ایک وکیل صاحب بھٹو دور میں میرے مریض تھے، ان کے ذریعے میں نے بھٹو صاحب سے سوال کیا کہ مقدمات اتنا عرصہ کیوں چلتے ہیں؟۔ وہ 6 مہینے کے بعد جب دوبارہ ملے تو بتایا کہ عدالتوں میں 80 فیصد کیسز حکومت کے حوالے سے زیرِ سماعت تھے۔ جب ہم نے اس عمل کو تیز کیا تو احساس ہوا کہ تیزی سے فیصلہ کروانے کی صورت میں مس کیریج آف جسٹس ہوسکتا ہے۔ یہ بات کہیں لکھی ہوئی تو نہیں ہے لیکن تلخ حقیقت یہی ہے۔

(اس موقع پر صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ) آپ نے اعزازی مشیر مقرر کر کے بہت اچھا کام کیا ہے۔ دوسری کیفیت قانون سے ناواقفیت ہے۔ مثال کے طور پر ٹیکس کا کوئی مقدمہ عدالت میں جاتا ہے تو پرانے فیصلوں کو مدِنظر رکھ کر بھی فیصلے کیے جاتے ہیں۔ تیسری کیفیت کرپشن ہے، معاملات کو حل کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے۔ ٹیکسوں سے متعلق بعض عہدیداروں پر بدعنوانی کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ پیسہ لیتے وقت اور پیسہ خرچ کرتے وقت بہت زیادہ بدعنوانی ہوتی ہے۔ اس کو کیسے روکا جائے؟۔ متعدد جرائم کی روک تھام سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ممکن ہوئی۔ ڈی این اے کی مدد سے ریپ کے کیسز میں کمی آئی۔ بدعنوانی کے لیے فیصلوں میں دانستہ طور پر تاخیر کی جاتی ہے، یہ بھی ایک وجہ ہے، تاخیر سے بندہ پریشان ہوکر پیسے دیتا ہے۔ میں بہت چھوٹی چھوٹی مثالیں دیتا ہوں، جیسا کہ شہد کا کاروبار کرنے والے لوگ جب مکھیوں کو ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں لے کر جاتے ہیں، ان کی گاڑی کو ایک دن کھڑا کرنے سے سرمایہ کاری ضائع ہوسکتی ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک بدعنوانی کرنے کا یہی وقت ہوتا ہے۔ جرائم کی روک تھام میں سی سی ٹی وی کیمروں اور ٹیکنالوجی نے بہت مدد کی۔ ٹیکنالوجی کو جتنی جلدی اور جتنا زیادہ بروئے کار لایا جائے، اتنا ہی اچھا ہے۔

”جدید ٹیکنالوجی کا جتنا زیادہ استعمال کیا جائے اتنا ہی اچھا ہے“

کراچی میں حضرت قائداعظمؒ کے مزار پر ریپ کا ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ کئی دن تک ایک عورت کو باندھ کر رکھا گیا۔ اس کیس میں متعلقہ جج نے ڈی این اے کے شواہد نہیں مانے اس لیے تمام ملزمان بری ہو گئے، لہٰذا ٹیکنالوجی کو جلدی بروئے کار لانا انتہائی ضروری ہے۔ آج کل ہر جرم میں پولیس سی سی ٹی وی کیمروں کی طرف جاتی ہے کہ اسی سے کوئی سراغ مل جائے۔“

”ایف ٹی او ویب پورٹل آؤٹ ریچ کا معاملہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن کی Digitalization کے وقت بہت مزاحمت ہوئی۔ کہا گیا کہ یہ تو فائلیں ہیں، انٹرنیٹ پر کیسے اپلوڈ ہوں گی، لیکن ماضی میں کاغذوں کے ساتھ تو بہت کچھ ہوتا رہا ہے۔ کبھی جل جاتے ہیں، کبھی الماری کی چابی گم جاتی ہے۔ نیب کے ایک اہم واقعہ پر میں نے فیصلہ دیا۔ نیب کے پاس اربوں روپے کی فائلیں تھیں۔ ایک کرپٹ آدمی اور اس کے سیکریٹری کے گھر اور دفتر پر چھاپے کے دوران جائیدادوں کی اصل سیل ڈیڈ بھی برآمد ہوئیں۔ وہ تمام فائلیں لاکر میں رکھی تھیں، جس کی چابی ایک ہی بندے کے پاس تھی۔ اس افسر نے کہا کہ ڈاکہ پڑ گیا ہے، ساری فائلیں ڈاکو لے گئے جس سے حکومت کا کیس ختم ہو گیا۔ قوم کا اربوں روپے کا نقصان ہوا۔ ہمارے پاس اس افسر کی برطرفی کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔ مگر اس نے کروڑوں روپے بنا لیے، اسے نوکری سے برطرفی کی فکر ہی نہیں ہو گی۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فائلوں کو کیسے محفوظ کیا جائے؟ آپ سب نے بلاک چین سسٹم کا سن رکھا ہوگا۔ بلاک چین کے اندر ساری دستاویزات آجاتی ہیں پھر ان میں ردوبدل ناممکن ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص آڈٹ کرنے آتا ہے، تو وہ فوراً اسی دن انٹری کرے گا کہ الزام کیا ہے، اس کی رسید دے گا۔ چارج شیٹ اور دوسری اہم کارروائی کا تعین پہلے دن ہو جائے گا۔ اب ایک اور مثال دیتا ہوں۔ چین سے پاکستان کے لیے اگر چار ارب ڈالر کا مال نکلتا تھا تو یہاں دو ارب ڈالر کا سامان پہنچتا تھا یعنی آدھے سامان پر ٹیکس چوری ہوتا تھا۔ اگر بلاک چین کو استعمال کرتے ہوئے یہ نظام ایک ہو جائے تو کوئی بھی انسان اس کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ قصہ مختصر، ٹیکنالوجی کی مدد سے جرائم کی روک تھام ہوتی ہے۔ ایک روز آڈیٹر جنرل نے مجھے بتایا کہ ان کے ادارے میں انسانی رابطوں کو کم سے کم کرنے کیلئے آئی ٹی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے میں کہوں گا کہ

”شفافیت پیدا کرنے کیلئے تمام کارروائی سب کے سامنے ہونی چاہیے“

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے شفافیت پیدا کی جائے، تمام کارروائی سب کے سامنے ہو۔ سب کو علم ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔ جو فائل بند پڑی رہے یا چھپی رہے، اس میں سے بدبو آنے لگتی ہے۔ خواہ وہ بدبو تاخیر کی ہو یا بدعنوانی کی۔ یا پھر ظلم کی، فائل کو ہر صورت میں کھلنا چاہیے اور پھر یہ کوئی ریاستی راز تو ہیں نہیں، جو کسی کے سامنے نہ آئیں۔ (صدر مملکت نے ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ) آپ نے اپنے کام میں ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر بہت اچھا کام کیا ہے''۔

اسلامی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے کہا کہ ''حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آبادی کم اور فیصلہ کرنے والے بزرگ ہوتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد کہیں دور چلے جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ دراصل ایک چھوٹے سے گھر میں جاتے، وہاں ایک نابینا بوڑھی عورت رہتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے گھر میں کام کرتے تھے۔ بوڑھی عورت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک فرشتہ آتا ہے۔ میرے بچوں کے لیے آٹا گوندھ کر، روٹی پکا کر چلا جاتا ہے۔ ایک خلیفہ ہوتے ہوئے خدمت کا احساس ہونے کی یہ ایک اعلیٰ مثال ہے''۔

اس موقع پر صدر ڈاکٹر عارف علوی نے وفاقی ٹیکس محتسب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ''میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ایبٹ آباد، سکھر، سیالکوٹ اور سرگودھا میں نئے دفاتر کھولے۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ آپ ساڑھے آٹھ ارب روپے کا ریلیف بھی دے چکے ہیں۔ آپ نے صحیح کہا کہ ایف بی آر کے ساتھ تصادم کی بجائے باہمی تعاون کی کیفیت ہونی چاہیے۔ آپ، ایف بی آر کا کام آسان کر رہے ہیں۔ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں کو اس ادارے کا اتنا پتہ نہیں ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ لوگوں کی آگاہی کے لیے آپ کتنی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر ٹیکس دہندہ کو آپ سے واقف ہونا چاہیے۔ پاکستان میں 25، 30 لاکھ لوگ فائلرز ہیں جن میں سے دو چار فیصد کو ایف ٹی او کے بارے میں علم ہوگا۔ میں ایف بی آر سے بھی کہوں گا کہ جو ایف بی آر میں رجسٹر ہو، اس کو یہ بھی بتایا جائے کہ اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو وفاقی ٹیکس محتسب سے رجوع کرنا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ لوگوں میں ڈر پیدا ہوگا کہ ایف ٹی او کے پاس مقدمہ لے کر آئے تو ایف بی آر کا افسر انکے خلاف نہ ہو جائے۔ میری ایک آئی ٹی کمپنی کے کچھ لوگوں کے ساتھ گفتگو ہوتی رہتی ہے، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بہت اعلیٰ درجے کا کمپیوٹر پاکستان بھیج رہے تھے، مگر وہ پاکستان نہیں آ سکا۔ کسٹم والوں نے روک لیا۔ انہوں نے دوبارہ دوسرے ملک سے بھیجا تو کلیئر ہو گیا۔ جب میں نے کسٹم والوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ انکا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے۔ وہ میٹنگ بھی اس لیے ہوئی تھی کہ سب لوگوں کے مسائل حل ہوں۔ نظام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔ میں نے اُن سے کہا کہ ان کے مسئلے کے ساتھ ساتھ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس سے تمام ٹیکس دہندگان مستفید ہوں۔ کسٹم والوں نے کہا کہ اس افسر کو سمجھا دیا ہے۔ ان تمام افسروں کے پاس بروقت معلومات کی رسائی ہونی چاہیے۔ اس وجہ سے جو افسر عوام کے ساتھ ڈیل کر رہا ہے، اس میں قانون سے ناواقفیت ختم ہو جائے گی''۔

''مختلف ممالک کی ترقی کا راز کاروبار میں آسانی پیدا کرنے میں مضمر ہے۔ وہاں انسان کو موقع ملتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کر سکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ٹیکس کے دائرہ کار میں لایا جائے۔ ٹیکس دہندگان کے ساتھ بیٹھ کر اُن کے لیے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ ہماری پچاس فیصد معیشت بلیک ہے اور ہم مشکل میں پھنسے رہتے ہیں۔ ہمیں ٹیکس دہندگان کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ چلنا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ٹیکسوں کا پیسہ جاتا کہاں ہے۔ اگر ایماندار انتظامیہ نہیں ہوگی اور لوگوں کو یہ شبہ ہوگا کہ انکا پیسہ چوری ہوگا تو لوگ ایدھی صاحب کو پیسے دے دیں گے لیکن ٹیکس نہیں دیں گے۔ اس کے لیے ہمیں ٹرسٹ فیکٹر کو پروان بڑھانا ہوگا۔ ایک دفعہ یہ قوم کرپشن کو خیرباد کہہ دے تو ملک ترقی کر جائے گا۔ ہم نے کسی پر ظلم بھی نہیں کرنا اور ٹیکس بھی لینا ہے''۔

''وفاقی ٹیکس محتسب صاحب! آپ کو بہت مبارک باد، یہ ثواب کا کام بھی ہے، آخرت میں آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ جن لوگوں کو ایوارڈز ملے ہیں، آپ محنت کرتے رہیے''۔ (اس موقع پر صدر مملکت نے نہایت شگفتہ انداز میں انعامات حاصل کرنے والوں سے پوچھا کہ) آپ مالی منفعت بھی ملی ہے یا نہیں؟ صدر صاحب نے کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ خدمت کا جذبہ ایک بہت اچھی چیز ہے اسے جاری رکھیں۔ تقریب کے آخر میں صدر مملکت نے اعلیٰ کارکردگی پر خصوصی سرٹیفکیٹس تقسیم کیے اور ایف ٹی او کی موبائل ایپ کا بھی افتتاح کیا۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے سوزوکی کار کے خریداروں کو ناجائز ٹیکس سے بچالیا

ایف بی آر نے سیلز ٹیکس میں 5 فیصد کمی کا فائدہ صارفین کو پہنچانے سے انکار کر دیا تھا

وفاقی حکومت نے مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں 1000 سی سی سے کم کی گاڑیوں پر جنرل سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد کر دیا گیا تھا۔ یکم جولائی 2021ء کو سیلز ٹیکس میں کمی کے باوجود مقامی کار ساز کمپنی نے ان کاروں پر 12.5 فیصد کی بجائے 17 فیصد جی ایس ٹی وصول کیا۔ ریفنڈ کے لیے متعدد صارفین نے ایف بی آر اور میسرز پاک سوزوکی موٹر کمپنی لمیٹڈ کے خلاف وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس مجریہ 2000 کی دفعہ 10(1) کے تحت ایف ٹی او سے رجوع کیا۔ لاہور، اسلام آباد، گوجرانوالہ، کراچی، ملتان اور فیصل آباد سے لوگوں نے وفاقی ٹیکس محتسب سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ کاروں کی فراہمی کے وقت سیلز ٹیکس کا تناسب 12.5 فیصد تھا لہٰذا اسی تناسب سے وصول کرنا چاہیے۔ شکایت کنندگان نے مزید کہا کہ فنانس بل 22-2021ء میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بھی ختم کر دی گئی تھی لیکن اس رعایت کا بھی فائدہ نہیں پہنچایا گیا۔

معاملے کی جانچ کیلئے 22 فروری 2022ء کو ایڈیشنل کمشنر ان لینڈ ریونیو سرگودھا نے ایف بی آر کی جانب سے کیس پیش کیا۔ سیکنڈ سیکرٹری (سیلز ٹیکس اینڈ فیڈرل ایکسائز پالیسی) ایف بی آر نے 17 ستمبر 2021ء کو وفاقی ٹیکس محتسب کے دلائل کی روشنی میں اعتراف کیا کہ یکم جولائی 2021ء کے بعد سے 12.5 فیصد سیلز ٹیکس ہی نافذ ہے تاہم ایف بی آر کے جواب میں ٹائم آف ڈیلیوری پر ابہام پایا گیا۔ انہوں نے ٹائم آف بکنگ اور ٹائم آف ڈیلیوری کی درست تشریح بھی بیان نہیں کی۔ بکنگ کے بعد ٹائم آف ڈیلیوری کے وقت سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا تناسب بدل چکا تھا۔ فنانس ایکٹ 2021ء میں سیلز ٹیکس ایکٹ 1990ء کی شق 2(44)(A) میں ترمیم کے ذریعے یہ بات شامل کر دی گئی کہ ٹائم آف سپلائی کے وقت نافذ شدہ ٹیکس ہی وصول کیا جائے گا۔ شق 5 میں بھی واضح طور پر درج ہے کہ اگر ٹیکسوں کے تناسب میں کوئی ردوبدل ہوتا ہے تو ٹائم آف سپلائی کے وقت کا ٹیکس ہی لیا جائے گا۔ مذکورہ کیس پر بھی اس کا نفاذ ہونا چاہیے۔ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایف ٹی او آرڈیننس کی دفعہ 2(3)(i)(a) کے تحت ری فنڈ کی واپسی میں تاخیر کے باعث بد انتظامی کا عنصر پایا۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے انتہائی گہرائی سے ٹیکس قوانین کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ بلاشبہ ٹیکسوں کے نئے

”انصاف حاصل کرنے کیلئے میرے صرف دو منٹ خرچ ہوئے“

آن لائن درخواست دینے سے مجھے انصاف مل گیا

مریم احمد ایک بینکار ہیں، ایف ٹی او ٹی وی کے اینکر (قانونی مشیر ایف ٹی او) کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:

”ہم تمام لوگ ایف ٹی او کے فورم کے انتہائی شکر گزار ہیں، میں نے سادہ کاغذ پر ایک درخواست لکھی اور آن لائن بھی اپیل کی۔ انصاف حاصل کرنے کے لیے میرے صرف دو منٹ خرچ ہوئے کیونکہ دو منٹ میں آن لائن شکایت کی اور ایک خط بھیجا، اگلے ہی دن مجھے رسید موصول ہوئی اور کیس کی سماعت شروع ہوگئی۔ اس سے مجھے انصاف مل گیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ نہ ہوتا تو میں یہ مقدمہ کبھی بھی نہیں لڑ سکتی تھی۔ اس فورم سے ہماری اتنی اچھی شنوائی ہوئی کہ یقین نہیں آتا۔ میں لوگوں سے بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ ہمارا اپنا ادارہ ہے، لوگوں کو ان سے رجوع کرنا چاہیے۔ مجھے وکیل کی فیس، قانونی کارروائی یا فوٹو کاپیوں کے پیسے بھی خرچ نہیں کرنا پڑے۔ مجھ سے کسی مرحلے پر ایک پیسہ بھی نہیں مانگا گیا۔ ہماری اتنی اچھی شنوائی کہیں اور ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ میں لوگوں سے بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ ایف ٹی او کا ادارہ آپ کے مسائل حل کرنے کیلئے موجود ہے۔ ایک مرحلہ ایسا بھی آیا جب مجھے احساس ہوا کہ میرا کام نہیں ہوگا۔ میں اسلام آباد نہیں جا سکتی تھی، لیکن وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ میرا کیس خود لڑتا رہا اور میرے وہاں گئے بغیر ہی انتہائی آسانی کے ساتھ ری فنڈ منظور ہو گیا۔ مجھے ایف ٹی او کے کسی دفتر میں ایک مرتبہ بھی جانا نہیں پڑا۔ انصاف کی فراہمی اس سے بہتر انداز میں ہو ہی نہیں سکتی۔ ایف ٹی او، میرا کیس مجھ سے بہتر انداز میں لڑ رہا تھا۔ میں نے ایف بی آر کو معاہدے کی شق نمبر 6 پڑھ کر سنائی جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ جو بھی ٹیکس ٹائم آف ڈیلیوری کے وقت ہوگا وہ صارف ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ جب ٹیکس کم ہوئے تو ہمیں فائدہ کیوں نہیں پہنچایا گیا؟ لوگ ہمارے اداروں کے بارے میں اپنے ذہن سے منفی سوچ نکالیں اور مثبت سوچ کے ساتھ آگے آئیں۔ اس ملک میں بہت کچھ بہتر طریقے سے ہو سکتا ہے۔“

''وفاقی ٹیکس محتسب سے ہمیں گھر کی دہلیز پر انصاف ملا''

سوزوکی کاروں پر ری فنڈ حاصل کرنے والے محمد اشرف نے بھی گذشتہ دنوں وفاقی ٹیکس محتسب عزت مآب جناب ڈاکٹر آصف محمود جاہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ایف ٹی او ٹی وی پر خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے محمد اشرف نے کہا کہ:

''ہم نے سنا ہوا تو تھا کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ ہمارا کام کر سکتا ہے۔ لیکن پاکستان میں انصاف لینا آسان نہیں، کیوں کہ ہمارے ہاں کیس کئی کئی برس تک چلتا ہے، اس لیے میرے بیٹے نے ڈرتے ڈرتے درخواست دے دی کہ شاید کام ہو جائے۔ اس کے برعکس وفاقی ٹیکس محتسب کے پاس جانے سے گھر کی دہلیز پر انصاف ملا ہے۔ یہ بڑا شاندار کام ہوا ہے۔ جب ایف بی آر نے صدر مملکت پر نظر ثانی کی درخواست داخل کی تو ہمیں کچھ مایوسی ہوئی تھی کہ شاید کام نہ ہو سکے۔ لیکن میرے خدشات غلط ثابت ہوئے۔ اللہ آپ سب کا بھلا کرے۔''

ڈھانچے میں ردو بدل مڈل کلاس کو ریلیف دینے کیلئے کیا گیا تھا جس سے انہیں محروم رکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سیلز ٹیکس ایکٹ مجریہ 1990ء کی زیر دفعہ 2(44) میں کی گئی ترمیم کے مطابق ٹائم آف سپلائی کے وقت کا ٹیکس لیا جانا چاہیے۔ سیلز ٹیکس کا تعین مصنوعات کی فراہمی کے وقت نافذ شرح کے مطابق کیا جائے گا۔ اس کے برعکس میسرز پاک سوزوکی کمپنی نے بنک کی تاریخ کے مطابق سیلز ٹیکس لیا۔ صارفین نے وفاقی ٹیکس محتسب سے اضافی سیلز ٹیکس کی عدم واپسی کی شکایت کی۔ پاک سوزوکی موٹر کمپنی لمیٹڈ کی شرائط بکنگ میں واضح طور پر درج ہے کہ ''اگر حکومت ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں میں ردو بدل کرتی ہے تو اس کا بوجھ صارف اٹھائے گا اور صارف ٹائم آف ڈیلیوری کے وقت کی قیمت ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ وہ ڈیوٹیوں میں ردو بدل کا ذمہ دار ہوگا۔'' چنانچہ وفاقی ٹیکس محتسب نے ان کاروں پر 12.5 فیصد ٹیکس لینے کی ہدایت کی۔

ایف بی آر، وفاقی ٹیکس محتسب کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کی بجائے صدر مملکت کے پاس اپیل میں چلا گیا۔ صدر مملکت نے یہ اپیل مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ سیلز ٹیکس 1990 کی دفعہ 2(44) میں واضح طور پر ٹائم آف سپلائی کا ذکر ہے۔ ٹائم آف سپلائی کے مطابق 1000 سی سی سے کم صلاحیت کی کاروں پر سیلز ٹیکس 12.5 فیصد اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی صفر ہے۔ صدر مملکت نے ان تمام کیسوں میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کے دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے صارفین کو ریلیف دینے کا حکم جاری کیا۔ مملکت کی توثیق کے بعد مذکورہ ٹیکس کا اطلاق اس نوعیت کے دیگر تمام کیسوں پر بھی ہوگا۔ متعدد صارفین نے ایف ٹی او کے اس فیصلے پر لاہور میں ڈاکٹر آصف محمود جاہ (وفاقی ٹیکس محتسب) سے ملاقات کی اور اپنے جذبات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے FTO TV پر بھی اپنے انٹرویوز بخوشی اپلوڈ کروائے اور بتایا کہ سوزوکی کار سیلز ٹیکس ری فنڈ کے کیس کے فیصلے سے وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ انصاف مہیا کرنے والے مقبول ترین فورمز میں شامل ہو گیا ہے۔ صارفین کے خیالات بھی اسی مضمون میں شامل کیے گئے ہیں۔

''مجھے وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں''

عدیل ارشد پیشے کے اعتبار سے بینکار ہیں، وہ کہتے ہیں:

''جب مجھے وفاقی ٹیکس محتسب کا پہلا خط ملا تو میں بہت خوش ہوا کہ پاکستان میں کوئی ادارہ تو ہے جو خط کا جواب بھی دیتا ہے اور کام بھی کراتا ہے۔ میں حیران ہوا کہ میں نے فالو اپ بھی نہیں لیا اور وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ خود بخود ہمارا کام کرتا رہا، میری ایک پائی تک خرچ نہ ہوئی، نہ ہی مجھے چکر لگانا پڑے۔ بس! ایک درخواست بھیجی تھی جس پر تین مہینے کے اندر اندر بغیر پیش ہوئے کام ہو گیا۔ کسی دوسری جگہ آپ خود پیش نہ ہوں تو فیصلہ آپ کے خلاف بھی ہو سکتا ہے مگر میں وفاقی ٹیکس محتسب میں پیش نہیں ہوا تب بھی فیصلہ ہو گیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے کے لوگ اخلاق سے پیش آئے اور میرا کیس بھی لڑا۔ مجھے اس ادارے سے بہت امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں۔''

گاڑیوں پر سیلز ٹیکس میں 5 فیصد کمی کر دی گئی

18 مارچ 2022ء

لاہور (نیوز رپورٹر) گاڑیوں پر سیلز ٹیکس میں 5 فیصد کمی کر دی گئی۔ ان گاڑیوں پر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 12 فیصد کرنے کی منظوری دیدی گئی، قیمت میں کمی سے شہریوں کا گاڑی خریدنے کا خواب پورا ہو سکے گا۔ اس حوالے سے وفاقی ٹیکس محتسب آصف محمود جاہ نے کہا ہے کہ ٹیکس میں کمی کی منظوری صدر عارف علوی نے دی ہے۔ اس معاملے پر 24 شکایات درج کرائی گئی تھیں جس کے بعد صارفین کو 5 فیصد اضافی ٹیکس واپس کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جس سے گاڑی خریدنے والوں کی بڑی مشکل حل ہو گئی ہے۔ اس سے قبل ایف بی آر نے استعمال شدہ گاڑیوں کی فروخت اور خریداری کیلئے اپنے سیلز ٹیکس رولز 2006 میں ترمیم کے بعد پیدا ہونے والی غلط فہمی پر وضاحت دیتے ہوئے کہا تھا کہ بورڈ نے مزید ٹیکس لگانے کے بجائے رعایت میں توسیع کی ہے۔

مرکزی مشاورتی کمیٹی کا خصوصی اجلاس

ٹیکس دہندگان کو بجٹ میں فراہم کردہ ریلیف دلوانے کے حوالے سے ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ کی بریفنگ

14 مارچ 2022ء کو وفاقی ٹیکس محتسب کی ایڈوائزری کمیٹی (سنٹرل) کا تیسرا اجلاس منعقد ہونا ایک اہم پیش رفت ہے، کیوں کہ قبل ازیں اس کمیٹی کے سال بھر میں ایک دو اجلاس ہی منعقد ہوتے رہے ہیں۔ ویڈیو لنک کے ذریعے منعقد ہونے والے اس اجلاس کی صدارت وفاقی ٹیکس محتسب عزت مآب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے لاہور میں کی۔ تلاوت کلامِ پاک کا شرف رکن ایڈوائزری کمیٹی جناب ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا نے حاصل کیا۔ جبکہ ایڈوائزر انچارج سیالکوٹ جناب توصیف احمد قریشی نے شرکاء کو ایجنڈے سے آگاہ کیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں عزت مآب وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے گزشتہ چند مہینوں میں وفاقی ٹیکس محتسب کے دُور رس اثرات کے حامل فیصلوں اور صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کی جانب سے ان فیصلوں کی توثیق کا ذکر کیا۔ اس حوالے سے آپ نے سوزوکی کار کمپنی اور ایف بی آر کی جانب سے 12.5 فیصد کی جگہ 17 فیصد سیلز ٹیکس کی وصولی کا بھی حوالہ دیا۔ آپ نے کہا کہ ''مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں ملنے والا یہ ریلیف عوام تک نہیں پہنچایا گیا۔ جس پر متعدد افراد نے وفاقی ٹیکس محتسب سے رجوع کیا۔ ہم نے طویل سماعت کے بعد حکم دیا کہ یہ ریلیف عوام تک نہ پہنچانا بدانتظامی اور ناانصافی ہے۔ ایک جانب 12 کروڑ 30 لاکھ روپے کا ریفنڈ بوگس دستاویزات پر جاری کر دیا گیا وہیں ریلیف روک لیا گیا تھا''۔ اس موقع پر آپ نے ایف بی آر کی جانب سے 82 سالہ ٹیکس دہندہ کو 2333 کا ریلیف نہ دینے کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ ایف ٹی او کے اس فیصلے پر عملدرآمد میں تاخیر کا صدر مملکت نے بھی سخت نوٹس لیا اور پوری چین آف کمانڈ کے خلاف رولز آف بزنس کے تحت انضباطی کارروائی کرنے کا بھی حکم دیا۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اجلاس کے شرکاء اور میڈیا کو بتایا کہ انہوں نے چھ لاکھ سے کم سالانہ آمدنی والے ڈیلی ویجز ملازمین کیلئے بھی ایک بڑے ریلیف پر عملدرآمد کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ آپ نے شرکاء کو بتایا کہ ہر بجٹ میں تنخواہ داروں کو ود ہولڈنگ ٹیکس کی چھوٹ کیلئے ایک حد مقرر کی جاتی ہے۔ انکم ٹیکس کی یہ چھوٹ تنخواہ دار ملازمین کو تو ملتی ہے مگر یومیہ اجرت پر کام کرنے والے اس سے محروم رہتے ہیں۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کا استدلال تھا کہ ڈیلی ویجز ملازمین تنخواہ دار ملازمین کے زمرے میں نہیں آتے لہٰذا انہیں کم از کم آمدنی پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی چھوٹ کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا۔ ریڈیو پاکستان سے منسلک ایک صحافی نے ایف ٹی او سے رجوع کیا۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے بتایا کہ ایف بی آر نے تنخواہ دار کی وضاحت درست نہیں کی تھی۔ انکم ٹیکس آرڈیننس کی مختلف دفعات کا جائزہ لینے کے بعد آپ نے حکم دیا کہ ماہانہ تنخواہ دار ملازمین کے علاوہ ڈیلی ویجز ملازمین پر بھی چھ لاکھ روپے سے کم تنخواہ والی چھوٹ کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ فائلرز کی تنخواہ سے 10 فیصد اور نان فائلرز کی تنخواہ سے 20 فیصد کٹوتی کو فوری طور پر روکنے اور اس کے لیے کوئی فارمولہ بنانے کا حکم دیدیا ہے۔ آپ نے ایڈوائزری کمیٹی اور میڈیا کو بتایا کہ آپ کے حکم سے وفاقی ٹیکس محتسب کے سیکرٹریٹ ہیڈ کوارٹر اور ریجنل دفاتر میں چھ لاکھ روپے سے کم سالانہ آمدنی والے ملازمین کی آمدنی سے مذکورہ حد تک تنخواہوں سے ود ہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی روک دی گئی ہے۔

ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں مندرجہ ذیل اہم تجاویز سامنے آئیں۔

☆ تنازعات کے حل کی کمیٹی (ڈی آر سی) کو موثر اور فعال بنایا جائے۔ ڈی آر سی کو فعال کرنے سے غیر ضروری مقدمے بازی سے بھی نجات مل سکتی ہے۔ اس وقت پاکستان کی عدالتوں میں زیرِ سماعت مقدمات کا تناسب دیگر ممالک کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کمیٹیوں میں نجی شعبے کو بامعنی اور مناسب نمائندگی دی جائے۔

☆ ایف بی آر کے افسران کو پابند بنایا جائے کہ وہ کسی سے بھی ٹیکس کی ڈیمانڈ قانون کے مطابق کرے، کیوں کہ اس وقت ٹیکسوں کے اہداف کو پورے کرنے کیلئے اضافی ڈیمانڈ بھی کی جاتی ہیں۔

☆ کسی افسر کی جانب سے محض تخمینہ لگانے پر ٹیکسوں کا مطالبہ نہ کیا جائے بلکہ حقائق کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے۔ ایف بی آر کے عملے کو صوابدیدی اختیارات کے استعمال سے گریز کرنے کا حکم دیا جائے اور اس سلسلے میں جائز اور شفاف میکانزم تشکیل دیا جائے۔

☆ کسی بھی تحقیق یا آڈٹ کو ٹیکسوں میں اضافے کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔

☆ ود ہولڈنگ ٹیکسوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ انہیں کم کرنے کی ضرورت ہے۔ ود ہولڈنگ ٹیکسوں کی سٹیٹمنٹ کے ذریعے ٹیکس نیٹ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

☆ ری فنڈ کی واپسی میں تاخیر کے منفی اثرات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسے 72 گھنٹوں کے اندر اندر جاری کرنے کا قانون بنایا جائے۔ سیلز ٹیکس کے تناسب کو بھی درست کیا جائے۔ ری فنڈ کی ادائیگی میں تاخیر پر معاوضہ دیا جائے۔

☆ قانونی طریقہ کار پر عمل کیے بغیر سخت گیر اقدامات کے ذریعے

ٹیکسوں کی وصولی کو روکا جائے۔

☆ٹیکسوں کے نظام کو شفاف، آسان اور رکاوٹوں سے پاک بنایا جائے۔انکم ٹیکس ریٹرن کو صحیح معنوں میں ایک صفحہ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

☆ٹیکس نظام میں پائی جانے والی بدانتظامی کے خاتمے کے لیے اقدامات کیے جائیں،اس سے کاروبار میں سہولت پیدا ہوگی۔

☆وفاقی اور صوبائی سطحوں کی بجائے ایک ہی سطح پر سیلز ٹیکس ہونا چاہیے۔

☆وفاقی ٹیکس محتسب کو شکایات بھجوانے والے کاروباری افراد کو تحفظ مہیا کرنے کیلئے قانون بنایا جائے۔

☆انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، ایکسائز ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹیز کے طریقہ کار کو سادہ، قابلِ اعتماد اور قابلِ فہم بنایا جائے اس سے کاروباری برادری کے اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

☆نئے ٹیکس دہندگان کی تلاش کیلئے نادرا سے کاروباری افراد کا ڈیٹا حاصل کیا جائے۔

☆کاروبار میں آسانیاں پیدا کر کے ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے آڈٹ کے میکانزم کو مزید بہتر اور شفاف بنایا جائے۔

اجلاس میں رحمن عزیز چن (سینئر نائب صدر لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری)، مسمات شمیم آفتاب (ایم پی اے)، آصف سرور (چیئرمین پولیمر ویسٹ امپورٹرز ایسوسی ایشن)، حامد زمان (چیئرمین اپٹما نارتھ)، آفتاب احمد (سی ای او)، اشرف قمر ایڈووکیٹ، چوہدری خالد اقبال، منظور الحق (سابق صدر و گروپ ہیڈ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری شیخوپورہ) ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا (سابق ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ)، سیکرٹری انفارمیشن ملتان ٹیکس بار ایسوسی ایشن، عبدالرحمن ڈوگر (ایڈوائزر انچارج لاہور)، ڈاکٹر سرفراز احمد وڑائچ (مشیر لاہور)، منصور باجوہ (مشیر)، خواجہ محمد حسین (صدر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ملتان)، ڈاکٹر اکرم خان (مشیر)، ڈاکٹر خلیل احمد (مشیر)، میڈم ثروت حبیب طاہرہ (مشیر)، ماجد قریشی (مشیر)، ڈاکٹر ارسلان سبتگین (مشیر) اور صہیب مرغوب نے بھی شرکت کی۔تمام شرکاء نے بحث میں حصہ لیا اور اپنی اپنی تجاویز پیش کیں۔اجلاس کے آخر میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ایف بی آر میں 2012ء سے زیرالتواء درخواست پر عملدرآمد کرنے کا حکم

میسرز مرحبا ٹیکسٹائل لمیٹڈ (شکایت کنندہ) نے وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000 کی دفعہ 10(1) کے تحت ایف ٹی او سے رجوع کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ مذکورہ کمپنی نے ایف بی آر سے استدعا کی تھی کہ ان کی فیکٹری نوری آباد اور رجسٹرڈ دفتر گارڈن روڈ پر واقع ہے۔اس لیے انہیں ریجنل ٹیکس آفس حیدرآباد کی بجائے کارپوریٹ ٹیکس آفس کراچی کی حدود میں شامل کیا جائے۔ان کے یارن اور ٹیکسٹائل کی مینوفیکچرنگ کے یونٹس بھی اسی حدود میں واقع ہیں۔شکایت کنندہ نے ایف ٹی او کو لکھا کہ یہ درخواست 2012ء میں کی گئی تھی مگر اب تک عمل نہیں کیا گیا۔حالانکہ آر ٹی او حیدرآباد نے تبدیلی سے متعلق خط 12 نومبر 2013ء کو جاری کر دیا تھا۔جس میں انہوں نے ایف بی آر کے متعلقہ سیکرٹری (ان لینڈ ریونیو) کو بھیجے گئے خط میں حدود میں تبدیلی پر رضامندی ظاہر کی تھی۔بعدازاں شکایت کنندہ متواتر ایف بی آر اور ممبران لینڈ ریونیو آپریشنز سے رابطے میں رہا۔اس دوران چار خطوط بھی لکھے تاہم طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

شکایت کی وصولی کے بعد وفاقی ٹیکس محتسب نے سیکرٹری برائے ریونیو ڈویژن، سی ٹی او کراچی اور کمشنر ان لینڈ ریونیو برائے انفورسمنٹ ٹو سے رائے طلب کی۔یہ بات سامنے آئی کہ ادارے کا کاروباری مرکز اور رجسٹرڈ دفتر کراچی میں ہونے کے باعث حیدرآباد کے آر ٹی او کو حدود میں تبدیلی پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ازروئے قانون ایف بی آر زبردستی کوئی جورسڈکشن طے کرنے کا مجاز نہیں۔اس میں پسند ناپسند کا عنصر شامل نہیں ہونا چاہیے۔تاہم چیف کمشنر ان لینڈ ریونیو نے دلیل دی کہ انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 209(7) کے تحت شکایت کنندہ اپنی حدود کا سوال اٹھانے کا مجاز نہیں۔کیوں کہ وہ انکم ٹیکس ریٹرن میں اس کا ذکر کر چکا ہوتا ہے،اور چونکہ شکایت کنندہ کے حسابات کی گذشتہ کئی برسوں سے حیدرآباد میں ہی تشخیص کی جارہی ہے لہٰذا حدود میں تبدیلی کا جواز نہیں بنتا۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنے حکم میں لکھا کہ چونکہ حدود میں تبدیلی کا این او سی 2013ء میں جاری کر دیا گیا تھا لہٰذا عمل درآمد نہ ہونا بدانتظامی کے زمرے میں آتا ہے۔اس بارے میں رٹ پٹیشن نمبر 7263/2000 کا بھی حوالہ دیا گیا۔ایف بی آر نے وفاقی ٹیکس محتسب کے فیصلے پر عمل کرنے کی بجائے صدر مملکت کو نظرثانی کی درخواست بھجوادی۔صدر مملکت نے ایف بی آر کی مذکورہ بالا درخواست مسترد کرتے ہوئے حکم دیا کہ وفاقی ٹیکس محتسب کی تحقیقات میں تبدیلی کا کوئی جواز نہیں بنتا اس لیے عمل درآمد کیا جائے۔

وفاقی ٹیکس محتسب کی جانب سے تین مہینوں میں 899 شکایات پر فیصلے

وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے نے تین مہینوں میں ٹیکس دہندگان کی شکایات اور مسائل کے حل میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایف بی آر کے حکام کی بدانتظامی کے خلاف جنوری، فروری اور مارچ 2022ء کے تین مہینوں میں ٹیکس دہندگان کی 899 شکایات کا ازالہ کیا۔

مذکورہ عرصے میں ایف ٹی او سیکرٹریٹ کو 1192 نئی شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 899 شکایات پر احکامات صادر کیے گئے۔ مزید برآں، مذکورہ عرصے میں وفاقی محتسب کے سیکرٹریٹ میں 13 ازخود نوٹسز لیے گئے، جبکہ مذکورہ عرصے میں 63 ازخود نوٹسز پر کارروائی کی۔ ان تین مہینوں میں ملنے والی مختلف شکایات میں سے 517 شکایات منظور اور 261 شکایات کو مسترد کر دیا گیا، جبکہ 102 شکایات واپس لے لی گئیں۔ اس کا گوشوارہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

وفاقی ٹیکس محتسب کی پہلی سہ ماہی (جنوری تا مارچ 2022ء) کی کارکردگی کا جائزہ

مہینہ (2022)	نئی (شکایات/کیسز)	ازخود نوٹسز	غیر رسمی	کل شکایات+ازخود نوٹسز+غیر رسمی
جنوری	334	4	8	346
فروری	372	4	2	378
مارچ	486	5	4	495

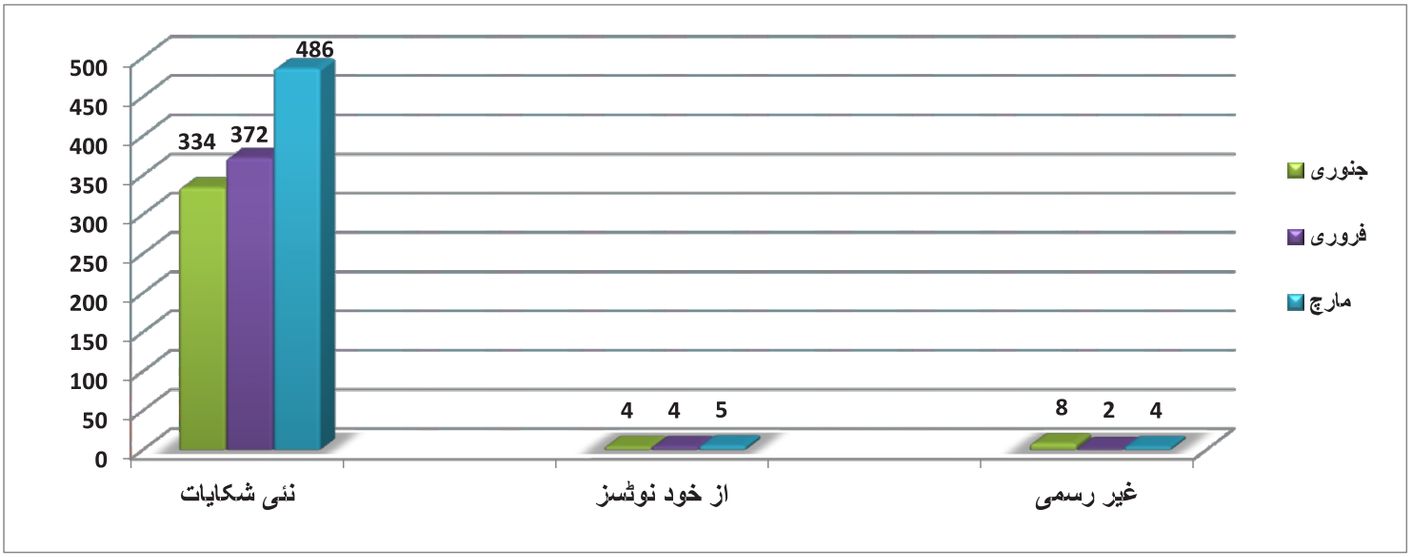

پہلی سہ ماہی میں موصول ہونے والی شکایات (منظور، مسترد اور واپس) کا گوشوارہ

مہینہ (2022)	فیصلے	منظور شدہ (سفارشات کا اجراء)	مسترد	واپس لی گئیں
جنوری	307	186	85	27
فروری	305	207	58	37
مارچ	287	124	118	38

وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے نے طویل عرصہ سے زیر التواء شکایات، غیر قانونی و غیر ضروری اقدامات، ری فنڈ کی ادائیگی میں تاخیر اور کاروباری برادری کو ہراساں کرنے سے متعلق شکایات پر فوری کارروائی کے ذریعے ٹیکس دہندگان کے اعتماد کو بحال کروایا۔ وفاقی ٹیکس محتسب نے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کے معاملات کو متعلقہ اداروں اور حکام کے سامنے پیش کر کے مفاہمانہ طور پر ان کے حل کا راستہ تلاش کیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد ٹیکس دہندگان کو سہولیات اور فوری انصاف مہیا کرنا ہے۔ پس، جنوری تا مارچ، وفاقی ٹیکس محتسب نے ٹیکس دہندگان کی 899 شکایات پر فیصلے کیے۔ ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ٹیکس دہندگان کو مزید سہولیات کی فراہمی اور شکایات کنندگان کی آسانی کے لیے ایف ٹی او کے ادارے میں بھی اصلاحاتی عمل شروع کیا۔

ڈیلی ویجز ملازمین کی تنخواہوں سے اضافی ودہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی روکنے کا حکم

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے لاکھوں خاندانوں کو اضافی ٹیکس سے بچالیا

وفاقی ٹیکس محتسب عزت مآب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ڈیلی ویجز ملازمین کے چھ لاکھ روپے سے کم کے ہر چیک پر 10 فیصد (برائے فائلرز) اور 20 فیصد (برائے نان فائلرز) ٹیکسوں کی کٹوتی کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا۔ انہوں نے یومیہ اجرت پر کام کرنے والے ملازمین کی آمدنی سے انکم ٹیکس کی کٹوتی کے لیے کم از کم آمدنی کی حد مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔

پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے ایک عارضی ملازم نے چھ لاکھ روپے سے کم آمدنی پر بھی انکم ٹیکس کی کٹوتی کے خلاف وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو شکایت بھیجی تھی کہ انکم ٹیکس کی کٹوتی میں چھوٹ کے لیے کم سے کم تنخواہ کی ایک حد (اب چھ لاکھ روپے سالانہ) مقرر ہے۔ ایف بی آر یہ سہولت ڈیلی ویجز/ عارضی ملازمین کو نہیں دیتا۔ ایف بی آر اس سے کم سالانہ آمدنی پر بھی ٹیکس کاٹ رہا ہے۔

دوران تحقیقات ایف بی آر کے شعبے آئی آر پالیسی ونگ (IR Policy Wing) نے یومیہ/ اجرتی ملازمین کو یہ سہولت دینے سے انکار کرتے ہوئے وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو بتایا کہ ڈیلی ویجز ملازمین تنخواہ دار ملازم کے زمرے میں نہیں آتے، اس لیے انہیں انکم ٹیکس کی چھوٹ نہیں دی جا سکتی۔ ایف بی آر نے لکھا کہ ان ملازمین کا ٹیکس، انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 153(1)(b) کے تحت کاٹا جاتا ہے۔ جو کہ فائلرز کے لیے 10 فیصد اور نان فائلرز کے لیے 20 فیصد ہے۔ مگر اپنی سفارشات میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے نوٹ کیا کہ ریگولر/ ایڈہاک/ عارضی/ ڈیلی ویجز، سبھی ملازمت کی مختلف اشکال ہیں اور انکم ٹیکس آرڈیننس مجوزہ تمام اشکال میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ انکم ٹیکس آرڈیننس کے تحت ڈیلی ویجز ملازم کو بھی تنخواہ دار ملازم ہی سمجھا جائے گا۔ انہوں نے حکم دیا کہ ایف بی آر کی جانب سے چھ لاکھ روپے سے کم آمدنی پر بھی 10 فیصد ٹیکس کی کٹوتی انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 153(1)(b) کی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے عارضی ملازم کی تنخواہ/ اجرت سے انکم ٹیکس کی کٹوتی بدانتظامی کے مترادف ہے۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے چیئرمین ایف بی آر کو ہدایت کہ مذکورہ کیس کے علاوہ اس نوعیت کے دیگر اجرتی ملازمین پر بھی ودہولڈنگ ٹیکس کا اضافی بوجھ نہ ڈالا جائے۔ انہوں نے متعلقہ چیف کمشنر کو زیر نظر کیس کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہدایت دی تاکہ شکایت کنندہ کو 2017ء سے جاری مشکل سے بچایا جاسکے۔

مذکورہ فیصلے سے چھ لاکھ روپے سے کم کمانے والے اجرتی ملازمین کو بھی ریلیف مل جائے گا۔ یاد رہے کہ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے مذکورہ فیصلہ اپنے ادارے ایف ٹی او میں نافذ کر دیا ہے اور رواں مہینے کی تنخواہ مذکورہ کے فیصلے کے مطابق ادا کی جائے گی اور کام کرنے والے تمام ملازمین کو، جن کی سالانہ تنخواہ چھ لاکھ روپے سے کم بنتی ہے، یہ ریلیف دے دیا گیا ہے۔

گذشتہ دنوں ایف ٹی او کے مختلف دفاتر میں متعدد افراد کی جانب سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں مذکورہ فیصلے کو سراہتے ہوئے ان کے اداروں میں بھی عملدرآمد کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ لیکن جیسا کہ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے لاہور میں منعقدہ ایڈوائزری کمیٹی (سینٹرل) کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا تھا کہ مذکورہ فیصلے کا اطلاق تمام ڈیلی ویجز ملازمین پر ہوگا۔ کیونکہ انکم ٹیکس آرڈیننس کا اطلاق تنخواہ دار ملازمین پر ہوتا ہے جبکہ تنخواہ میں بونس اور الاؤنسز بھی شامل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے اور دیگر غیر مستقل ملازمین بھی تنخواہ دار کی تشریح پر ہر لحاظ سے پورا اترتے ہیں۔ لہٰذا ایف بی آر بجٹ میں ملنے والی چھوٹ کا فائدہ انہیں بھی پہنچانے کے لئے کوئی فارمولا طے کرے، تاکہ سرکاری خزانے کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے اور ملازمین پر بھی اضافی بوجھ نہ پڑے۔

افغانیوں کو معاشی بحران سے نکالنے کی کوششیں

یہ تصویر 17 مارچ 2022 کو ڈاکٹر آصف محمود جاہ کی پاک افغان بارڈر پر جلال آباد میں تعینات پاکستانی قونصل جنرل عابداللہ کے ساتھ گفتگو کے دوران لی گئی تھی۔ اس موقع پر ڈاکٹر آصف محمود جاہ امدادی سامان ان کے حوالے کر رہے تھے۔ یہ امدادی سامان ترجیحی طور پر افغان بے سہارا، بوڑھے، عورتوں اور بچوں کے حوالے کیا جائے گا، جنہیں بین الاقوامی پابندیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ بڑی طاقتوں کو شکست دینے کے باعث وہ منظم اقتصادی اور معاشی پابندیوں کے باعث بھوک سے مر رہے ہیں۔

چار دہائیوں پر محیط اس تباہی کی ذمہ دار دو سپر طاقتیں ہیں۔ جو آج کل ایک اور عالمی تنازعے میں جکڑی ہیں۔ انہیں افغانوں کو بغیر کسی گناہ کے سزا دینے کی کوشش کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

یہ امداد ڈاکٹر آصف محمود جاہ، وفاقی ٹیکس محتسب کی عاجزانہ کوشش ہے، وہ اپنی ذاتی حیثیت میں عطیات حاصل کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام سامان پاکستان کے سرکاری ذرائع سے افغانستان پہنچ جائے۔ حیرت ہوتی ہے کہ کیا ایک آدمی پسماندہ لوگوں کی زندگیوں میں اتنا فرق لاسکتا ہے جو ترقی یافتہ دنیا کو شرمندہ کردے، اس دنیا کو، جو افغانوں کے مصائب اور تکالیف کی ذمہ دار ہے۔ منظم طریقے سے افغانستان میں بھوک پھیلانے والوں کو کامیابی نہیں ملے گی۔

(از: عاصم آفندی)

صدر پاکستان ڈاکٹر عارف علوی اور وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ سٹاف کو تعریفی اسناد پیش کرتے ہوئے

جناب عابد محمود (ڈائریکٹر ایڈمن) گذشتہ سترہ برس سے ریجنل آفس کراچی کے تمام انتظامی اور مالی معاملات کو احسن طریقے سے نمٹا رہے ہیں، ان کی بہترین کارکردگی اور فرض شناسی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب محمد فرحان خان ڈائریکٹر (ایڈمن) ہیڈکوارٹر اسلام آباد گذشتہ بارہ برس سے ہر قسم کے انتظامی اور مالی معاملات کو موثر طریقے سے نمٹا رہے ہیں، ان کی خدمات اور ڈیوٹی سے لگن کے اعتراف میں انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب ناظم رضا (ڈائریکٹر ایڈمن) ریجنل آفس لاہور گذشتہ دس برس سے انتظامی اور مالی معاملات کو موثر طریقے سے نمٹا رہے ہیں، ان کی خدمات اور ڈیوٹی سے لگن کے اعتراف میں انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب شاہد نواز اسسٹنٹ ڈائریکٹر (سیکورٹی اینڈ پروٹوکول) ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں تعینات ہیں، ان کی فرض شناسی اور بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

زوئنا علی پاشا (اسسٹنٹ ایڈوائزر، ریسرچ) ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں میڈیا و آگاہی ونگ میں تعینات ہیں، ان کی لگن اور بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب محمد رضوان (پرائیویٹ سیکرٹری) ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں تعینات ہیں، ان کی فرض شناسی اور بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب محمد مشتاق (ڈیٹا انٹری آپریٹر) ریجنل آفس لاہور کو وفاقی ٹیکس محتسب سے 10 سالہ وابستگی کے دوران بہترین کارکردگی پر سینئر ایڈوائزر ثروت طاہرہ حبیب سے تعریفی سند وصول کرتے ہوئے

جناب کرامت اللہ خان (اسسٹنٹ نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر) ریجنل آفس پشاور کے آئی ٹی سے متعلق تمام امور کی نگرانی کر رہے ہیں، ان کی فرض شناسی اور بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب آکاش سندر یار ریجنل آفس کوئٹہ میں تعینات ہیں، ان کی فرض شناسی اور بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کے لیے تعریفی سند سے نوازا گیا

جناب جمشید افتخار (اسسٹنٹ) ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں تعینات ہیں، ان کی فرض شناسی اور بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کے لیے تعریفی سند سے نوازا گیا